44

کیا ساتویں دن ختنہ ضروری ہے؟

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام! برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں کہ جس طرح نومولود کے بال کاٹنا، نام رکھنا یا عقیقہ کرنا ساتویں دن ضروری ہے تو کیا اس کے ختنے کرنا بھی ساتویں دن ہی ضروری ہے یا اس میں تاخیر ہوسکتی ہے؟

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

مستحب یہی ہے کہ ساتویں دن دیگر اعمال کے ساتھ ساتھ بچے کا ختنہ بھی کردیا جائے۔ ختنے کرنا نبی کریم ﷺ نے فطری امور میں سے قرار دیا ہے۔

1 رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«الفِطْرَةُ خَمْسٌ: الخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الآبَاطِ»

”پانچ چیزیں: ختنہ کرانا، زیر ناف بال مونڈنا، مونچھ کترانا، ناخن ترشوانا اور بغل کے بال نوچنا فطرت میں شامل ہے۔“[1]

مستحب یہی ہے کہ ساتویں دن دیگر اعمال کے ساتھ ساتھ بچے کا ختنہ بھی کردیا جائے۔

2 رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

[1] صحيح البخاري، كتاب اللباس، بَابُ تَقْلِيمِ الأَظْفَارِ، حديث:5891.

«وَمَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دماً و أميطوا عنه الأذى»

”ہر بچے کا عقیقہ ہے اس کی طرف سے خون بہاؤ(جانور ذبح کرو)اور اس سے تکلیف دور کرو۔“[1]

اسے شیخ ارنؤوط نے صحیح کہا ہے۔

3 «أَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ يَوْمَ سَابِعِهِ وَوَضْعِ الْأَذَى عَنْهُ وَالعَقِّ»”رسول اللہ ﷺ نے ساتویں دن بچے کا نام رکھنے،اس سے تکلیف دور کرنے اور عقیقہ کا حکم دیا۔“[2]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔

ان احادیث میں تکلیف دور کرنے کے الفاظ کو بعض علماء نے عام سمجھتے ہوئے ساتویں دن ہی عقیقہ کرنے اور سر منڈوانے اور ختنہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔بچے کی صحت کے لحاظ سے اور اس کے لیے آسانی کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی ساتویں دن ختنہ بہتر محسوس ہوتا ہے۔جیسا کہ بعض علماء نے کہا کہ اس وقت بچے کی چمڑی نہایت نرم ہوتی ہے جو بہت جلد صحت یابی کا باعث ہے۔اور بچے کو تکلیف کا احساس اس طرح نہیں ہوتا جس طرح چھ سات سال کی عمر میں ہوتا ہے۔

4 امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَإِذَا قُلْنَا بِالصَّحِيحِ اسْتُحِبَّ أَنْ يُخْتَنَ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ مِنْ وِلَادَتِهِ وَهَلْ يُحْسَبُ يَوْمُ الْوِلَادَةِ مِنَ السَّبْعِ أَمْ تَكُونُ سَبْعَةً سِوَاهُ فِيهِ وَجْهَانِ أَظْهَرُهُمَا يُحْسَبُ"

”اگر ہم اس حدیث کو صحیح کہیں تو مستحب ہے کہ ولادت سے ساتویں دن بچے کا ختنہ کر دیا جائے، اور کیا ولادت کا پہلا دن شمار ہو گا یا اس کے علاوہ سات دن ہوں گے دونوں احتمال ہیں تاہم ظاہر یہ ہے کہ پہلا دن شمار ہوگا۔“[3]

بعض علماء کے نزدیک اگر ختنہ میں تاخیر بھی ہو جائے تو کسی قسم کا حرج اور گناہ نہیں ہے۔

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

[1] سنن ابو داؤد،کتاب الضحایا،باب فی العقیقۃ، حدیث:2841. [2] سنن ترمذی، أبواب الأدب، بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ اسْمِ الْمَوْلُودِ، حدیث:2832. [3] شرح النووي على مسلم: 3/ 148.

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)	[signature]	2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	[signature]
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)	[signature]	4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	[signature]
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)	[signature]	6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	[signature]
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)	[signature]	8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	[signature]
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)	[signature]	10	ڈاکٹر کنڈی حفظہ اللہ (کشمیر)	[signature]

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ	مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
[signature]	[signature]	[signature]